OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

مجاہدے کے تصور و مصداقات کا اسلامی تفسیری ادب کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

The Concept and Exemplifications of Mujahada: A Research Study in the Light of Islamic Exegetical Literature

Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Mr. Junaid Hussain
PhD Research Scholar, Abdul Wali Khan University Mardan, KP (PAK).

Received on: 10-01-2025 Accepted on: 12-02-2025

Abstract

This study examines the concept of Mujahadah in Islam, emphasizing spiritual, moral, and societal striving. Mujahadah, derived from the notion of exertion and effort, includes internal struggle against the self and Satan, as well as external efforts in defense of faith, moral order, and righteous action. The research analyzes interpretations of classical exegetes such as Al-Tabari, Al-Maturidi, Al-Baghawi, Al-Qushayri, Al-Razi, Al-Baydawi, and others, employing a qualitative and descriptive approach. Findings highlight the multidimensional nature of Mujahadah-encompassing spiritual purification, ethical discipline, intellectual engagement, and social responsibility. Effective Mujahadah requires sincerity, perseverance, and guidance, with rewards spanning both worldly and spiritual realms. The study positions Mujahadah as a comprehensive framework for personal development, ethical conduct, and societal reform, underscoring its centrality in Islamic thought.

Keywords: Mujahadah, Islamic Studies, Exegetical Analysis, Spiritual Struggle, Qur'anic Interpretation

تمہید:

اس تحقیق میں اسلام میں مجاہدے کے تصور کا مطالعہ کیا گیا ہے، جس میں روحانی، اخلاقی اور اجتماعی کوششوں پر زور دیا گیا ہے۔ مجاہدہ، جو جُہد اور محنت کے مفہوم سے ماخوذ ہے، نفس اور شیطان کے خلاف باطنی جدوجہد کے ساتھ ساتھ دین کے قیام، اخلاقی نظام اور نیک اعمال کے لیے ظاہری کوششوں کو بھی شامل کرتی ہے۔ تحقیق میں امام طبریؒ، امام ماتریدیؒ، امام بغویؒ، امام قشیریؒ، امام رازیؒ، امام بیضاویؒ اور دیگر مفسرین کے آراء کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا، اور طریقہ تحقیق میں بیانیہ و وصفی (qualitative & descriptive) منہج اختیار کیا گیا۔ نتائج سے یہ واضح ہوا کہ مجاہدہ کی کئی جہتیں ہیں: روحانی تزکیہ، اخلاقی نظم وضبط، علمی کوشش اور اجتماعی ذمہ داری۔ مؤثر مجاہدت کے لیے اخلاص، صبر اور رہنمائی ضروری ہے، اور اس کے فوائد دنیاوی اور روحانی دونوں جہتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجے میں مجاہدے کو شخصی ترقی، اخلاقی برتری

اور معاشرتی اصلاح کے لیے ایک جامع فریم ورک کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور اسلام میں اس کی مرکزی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مجاہدہ کی لغوی واصطلاحی تعریف:

مجاہدہ کے حروف اصلی ج۔ہ۔د، ہیں۔ جہد کا لغوی معنٰی ہے کوشش کرنا، طاقت لگانا۔ مجاہدہ باب مفاعلہ سے ہے، جاهد في الامر کا معنٰی ہے کسی کام میں پوری کوشش کرنا، پوری طاقت لگانا۔ جاهد العدو کا مطلب ہے دشمن سے لڑنا[1] امام طبریؒ کے مطابق، لفظ «جهد» اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی شخص دوسرے پر سختی یا مشقت ڈالتا ہے اور ہر ایک، ایک دوسرے کے خلاف شدت و مشقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس طرح دونوں ایک دوسرے پر اعمال انجام دیتے ہیں جو ایک دوسرے کو مشقت میں ڈالیں، اور اسے مجاہدہ کہا جاتا ہے۔[2]

پس ہر وہ کوشش اور جد وجہد جو انسان اپنی جان، نفس، دل، زبان یا مال کے ذریعے اللہ کی رضا، دین کی بقا، اور تزکیہ نفس کے لیے کرے۔[3]

امام ماتریدیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

تفسیر ماتریدی میں ہے کہ مجاہدہ مختلف وجوہات اور اقسام میں ہوتا ہے۔ امام ماتریدیؒ کے مطابق، «وجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّه»[4] کے تحت مجاہدہ تین طرح سے ہوتا ہے: دشمن کے خلاف، شیطان کے خلاف، اور نفس کے خلاف[5]۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ مجاہدہ بعض اوقات حجت و دلیل کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقین کے ساتھ حجت کے ذریعے بحث کی، اور خاص طور پر سورۃ براءت میں منافقین کے محاجہ کا ذکر آیا[6]۔ دیگر مواقع پر مجاہدہ کفار کے ساتھ جسمانی جد وجہد، منافقین کے ساتھ سخت کلام اور حدود کے قیام یا تعزیر کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔

امام ماتریدیؒ کے مطابق، مجاہدہ کبھی شیطان اور جن کے خلاف، کبھی دشمن انسانوں کے خلاف، کبھی نفسِ امارہ کے خلاف، اور کبھی دنیاوی امور میں بھی کیا جاتا ہے، اور یہ سب مجاہدہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا»[7] ترجمہ: اور جو لوگ ہمارے لیے کوشش کریں، ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں[8]۔

علامہ بغویؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا»[9]، اور کہا گیا کہ مجاہدۃ صبر واستقامت کے ساتھ طاعات کی بجاآوری ہے[10]۔ امام حسنؒ کے نزدیک افضل جہاد نفس امارہ اور شیطانی خواہشات کے خلاف جد وجہد ہے۔ فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: «وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَ الْعَمَلِ بِهِ» ترجمہ: اور جو لوگ علم کی طلب میں محنت کریں، ہم یقیناً انہیں اس پر عمل کی راہیں دکھا دیتے ہیں۔، جبکہ سہل بن عبداللہؒ کے مطابق سنت کی اقامت میں مجاہدہ کرنے والوں کو اللہ جنت کے راستے دکھاتا ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے: «وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِي طَاعَتِنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَ ثَوَابِنَا» ترجمہ: اور جو لوگ ہماری فرمانبرداری میں کوشش کریں، ہم ضرور انہیں اپنے ثواب تک پہنچنے کے راستے دکھا دیتے ہیں۔ اور اللہ فرماتے ہیں: «وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ»[11]، یعنی نیک عمل کرنے والوں

کے ساتھ دنیا میں نصرت و مدد اور آخرت میں ثواب و مغفرت ہے[12]۔

علامہ قشیریؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ قشیریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قلوب کو اپنے انوار مشاہدہ سے زندہ اور نفسوں کو مجاہدات کے ذریعے فنا فرماتا ہے، یعنی نفسِ عابد مختلف مجاہدات سے تربیت پاتا ہے اور قلبِ عارف اعلیٰ مقام پاتا ہے[13]۔

علامہ قشیریؒ کے نزدیک، «وَجاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهادِه» [14] ترجمہ: اور اللہ کے راستے میں ایسی جدوجہد کرو جیسی اس کی سچی جدوجہد کا حق ہے۔، کا مطلب یہ ہے کہ حقِ جہاد وہ ہے جو تمام احکام کے لحاظ سے مکمل ہو، یعنی وقت، مقدار اور نوعیت میں صحیح اور مکمل ہو۔ مجاہدۃ تین قسم کی ہے:

1. **مجاهدۃ بالنفس:** مایوس نہ ہونا، طاعات میں مشقت برداشت کرنا، اور رخصت و آسانی کی طلب نہ کرنا۔
2. **مجاهدۃ بالقلب:** دل کو خواہشاتِ ناپسندیدہ اور غفلت سے بچانا، نافرمانی کا ارادہ، اور سابقہ غفلت کے دن یاد رکھنا۔
3. **مجاهدۃ بالمال:** وسائل کا خرچ کرنا، سخاوت اور ایثار کرنا[15]۔

امام قشیریؒ کے مطابق، حقِ جہاد کا تقاضا ہے کہ سب سے مشکل اور افضل راہ اختیار کی جائے، اور مجاہدہ کبھی نہ چھوڑا جائے، بلکہ ہر لمحہ دل و نفس پر محنت جاری رہے۔ اربابِ مجاہدات قلب کو ناپسندیدہ خیالات سے محفوظ رکھنے میں محض محسوسات پر نہیں بلکہ باطنی ریاضت اور مراقبات پر توجہ دیتے ہیں[16]۔

امام قشیریؒ فرماتے ہیں: اسلام کی اصل، اللہ کی رضا کے لیے تسلیم، اخلاص، اور مجاہدہ و مشقت میں شدت اور استقامت ہے[17]۔

علامہ زمخشریؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ کشافؒ فرماتے ہیں: «والقرض الحسن: إما المجاهدة في نفسها» [18]، یعنی مجاہدہ کو کسی مخصوص فعل تک محدود نہیں کیا گیا، بلکہ یہ ہر وہ کوشش ہے جو انسان اپنے نفس کے خلاف، شیطان اور دشمنانِ دین کے مقابلے میں صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔ اسی حوالے سے فرمایا گیا: «وَالَّذِينَ جاهَدُوا فِينا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ» [19]، جہاں مجاہدہ کا دائرہ وسیع کیا گیا ہے تاکہ ہر وہ چیز شامل ہو جس پر انسان کو اللہ کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے، چاہے وہ نفسِ امارہ کی تربیت ہو، دشمنانِ دین کا مقابلہ ہو یا علم و عمل کی راہ میں کوشش ہو۔ امام کشافؒ نے «وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زادَهُمْ هُدىً» [20] ترجمہ: اور جو ہدایت پائے، اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ کیا۔، کی تفسیر میں وضاحت فرمائی ہے کہ «وَالَّذِينَ جاهدوا فيما علموا لنهدينهم إلى ما لم يعلموا» ترجمہ: اور جو لوگ (معلوم شدہ) علم میں کوشش کریں گے، ہم انہیں اُس کی طرف رہنمائی کریں گے جو وہ نہیں جانتے۔ و «من عمل بما يعلم وفق لما لا يعلم» ترجمہ: اور جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے، ہم اسے اس کی طرف ہدایت دیں گے جو وہ نہیں جانتا۔، یعنی مجاہدہ کرنے والوں کو اللہ ہدایت، توفیق اور رہنمائی عطا فرماتا ہے، اور ان کی دنیا و آخرت میں مدد و نصرت شامل ہوتی ہے[21]۔

امام رازیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

مجاہدَہ کا مفہوم بنیادی طور پر جُہد اور کوشش سے لیا گیا ہے، یعنی انسان کی وہ مشقت جو وہ اللہ کی راہ میں کرتا ہے [22]۔ اس کے معانی متنوع ہیں: دین کی نصرت میں جدوجہد، ذاتی طاقت کو دوسرے طاقت کے ساتھ جوڑ کر مدد حاصل کرنا، یا دشمن کے مقابلے میں فعال شرکت [23]۔ امام رازیؒ کے نزدیک، مجاہدَہ وہ کوشش ہے جو انسان دل، مال اور نفس کے ذریعہ اللہ کی راہ میں کرتا ہے [24]۔

مجاہدَہ کی صورتیں بھی متعدد ہیں؛ امام رازیؒ کے نزدیک، مال سے مجاہدَہ میں وطن، املاک اور وسائل کا خرچ شامل ہے [25]، نفس سے مجاہدَہ میں دشمن کے مقابلے میں جان کی قربانی شامل ہے [26]، اور قلبی مجاہدَہ میں دل کو غیر اللہ کی طرف سے آزاد کر کے مکمل توجہ اور اطاعت میں لگانا شامل ہے [27]۔ امام رازیؒ کے نزدیک، مجاہدَہ زبان و ہاتھ کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے، مثلاً کفار کے ساتھ جہاد کبھی دلیل و نصیحت سے اور کبھی قوت کے استعمال سے، اور منافقین کے ساتھ حکمت و سختی سے برتاؤ کرنا [28]۔

مجاہدَہ کے فوائد دنیا اور آخرت دونوں میں نمایاں ہیں۔ امام رازیؒ کے نزدیک، دنیا میں یہ عزت، غنیمت اور مدد کا سبب بنتی ہے [29]، جبکہ آخرت میں درجات میں اضافہ، جنت میں فضل، رحمت اور مغفرت حاصل ہوتی ہے [30]۔ سب سے اعلیٰ مقام قلبی مجاہدَہ ہے، جہاں انسان کا دل صرف اللہ کی رضا میں مشغول ہو اور غیر اللہ کی طرف اس کی توجہ نہ رہے [31]۔ امام رازیؒ کے نزدیک، اس کے ذریعے دل کی اصلاح اور روشنی (شرح صدر) حاصل ہوتی ہے، جو انسان کے اعمال اور اخلاقی صفات کو پاکیزہ کرتی ہے [32]۔ یوں مجاہدَہ ایک جامع عمل ہے جو انسان کو نہ صرف دنیاوی بلکہ روحانی اور اخروی کامیابی بھی عطا کرتا ہے۔

علامہ بیضاویؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ بیضاویؒ کے مطابق آیت "والذين جاهدوا فينَا" [33] میں مجاہدہ کو مطلق قرار دیا گیا ہے تاکہ یہ ظاہری اور باطنی دشمنوں کے خلاف ہر قسم کی جدوجہد پر محیط ہو۔ [34]

علامہ نسفیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ نسفیؒ کے مطابق قرآن کی آیت: "والذين جاهدوا فينَا" [35] میں مجاہدہ مطلق اور غیر محدود ہے تاکہ یہ نفس، شیطان اور دشمنانِ دین کے خلاف بھی ہو اور اللہ کی رضا اور حق کے لیے خالص ہو۔ مجاَہدہ کے مختلف پہلو ہیں: علم کے مطابق عمل کرنے والے کو علم وہ ملتا ہے جو پہلے نہ جانتے تھے، علم کے طلب میں جدوجہد کرنے والوں کو عمل کرنے کی ہدایت نصیب ہوتی ہے، سنت کی پابندی کرنے والوں کے لیے جنت کے راستے کھلتے ہیں، طاعت کے راستے میں مجاہدہ کنندگان کو ثواب اور محلِ رضوان تک رسائی حاصل ہوتی ہے، توبہ کرنے والوں کو اخلاص کے راستے، اور خدمت میں مصروف مجاہدہ کنندگان کو مناجات اور اللہ کے قرب کے راستے عطا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدہ کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، انہیں دنیا میں نصرت و مدد اور آخرت میں ثواب و مغفرت عطا فرماتا ہے۔ [36]

امام خازنؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

امام خازنؒ کے مطابق قرآن کی آیت: "والذین جاھدوا فینا"[37] میں مجاہدہ کا مفہوم مشرکین کے خلاف جد وجہد کرنا ہے تاکہ دین کی نصرت ہو، اور اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت کے راستے دکھائے یا ان کے اعمال کا صواب عطا کرے۔ بعض مفسرین کے نزدیک مجاہدہ صبر اور طاعت میں ثابت قدمی اور نفس کے ہواوں کے خلاف جد وجہد ہے، جبکہ فضیل بن عیاضؒ کے مطابق علم کے طلب میں جد وجہد، سہلؒ بن عبداللہ کے مطابق سنّت کی پابندی اور ابن عباسؓ کے نزدیک طاعت کے راستے میں جد وجہد شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مجاہدہ کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، انہیں دنیا میں نصرت اور آخرت میں مغفرت و جنت عطا فرماتا ہے[38]۔

امام ابوحیان اندلسیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

امام ابوحیان اندلسیؒ کے مطابق قرآن کی آیت "والذین جاھدوا فینا"[39] میں مجاہدہ کو مطلق قرار دیا گیا ہے تاکہ یہ نفس امارہ، شیطان اور دشمنان دین کے خلاف جد وجہد دونوں ظاہری اور باطنی میں شامل ہو۔ ابن عباسؓ کے مطابق یہ جد وجہد اپنی خواہشات کو اللہ کی طاعت اور شکر کے لیے قابو میں رکھنے اور بلاؤں پر صبر کرنے میں ہے، تاکہ اللہ ان کے لیے راہِ خیر اور ہدایت فراہم کرے، جیسا کہ فرمایا: "وَالَّذِينَ اهتَدَوا زادهم هدًى"[40] ترجمہ: اور جو ہدایت یافتہ ہوئے، اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ کیا۔[41]

ابوحیان اندلسیؒ نقل کرتے ہیں کہ بعض مفسرین نے اسے ایمان پر ثابت قدمی میں جد وجہد، علم کے مطابق عمل کرنے، یا جنگ میں حصہ لینے کے طور پر بھی بیان کیا ہے تاکہ مجاہدین کو جنت، مغفرت اور ثواب کے راستے ملیں۔ ابن عباسؓ کے نزدیک محسنین موحدین یا خالص مؤمنین مجاہدین ہیں، اور عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی معاملے میں رہنمائی چاہتا ہے، وہ اہلِ ثغور (سرحدات کی حفاظت پر مامور) سے سوال کرے، جیسا کہ آیت "لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" میں بیان ہوا ہے، تاکہ مجاہدین کو درست راہ اور توفیق حاصل ہو[42]۔

علامہ نیشاپوریؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ نیشاپوریؒ کے مطابق اللہ کے راستے میں مال و جان دونوں کے ذریعے جد وجہد کی گئی۔ مال کے ذریعے مجاہدہ اس لیے ضروری تھا کہ جب مؤمنین دیار چھوڑتے تو ان کے مکان، کھیت اور املاک دشمن کے قبضے میں چلی جاتی تھیں، اس لیے ان کو اخراجات کرنا پڑتے تھے، چاہے سفر میں یا جنگ میں[43]۔ نفس کے ذریعے مجاہدہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے بدر کی جنگ میں بغیر کسی ہتھیار یا ساز و سامان کے دشمن کا مقابلہ کیا، اپنی جانیں اللہ کے راستے میں قربان کیں اور دنیاوی خواہشات سے انقطاع اختیار کیا، اور یہ جد وجہد دین کی تقویت اور فروغ کا سبب بنی[44]۔

علامہ خطیب شربینیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

السراج المنیر میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کی آیت "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا"[45] کے مختلف مفسرین نے مجاہدہ کی متعدد تشریحات پیش کی ہیں۔ حضرت حسنؒ کے مطابق مجاہدہ نفس کے ہواوں کے خلاف ہے، فضیلؒ بن عیاض کے نزدیک یہ علم کے طلب میں جد وجہد ہے تاکہ انسان اسے عمل میں لائے، سہل بن عبداللہ نے اسے طاعت میں جد وجہد قرار دیا تاکہ ثواب کے راستے کھلیں، ابو سلیمان

الدارانیؒ کے مطابق وہ ہیں جو علم کے مطابق عمل کریں تاکہ انہیں وہ علم ملے جو پہلے نہ جانتے تھے۔ بعض مفسرین کے نزدیک مجاہدہ صبر پر مبنی ہے، یعنی طاعت کے ساتھ ثابت قدمی[46]۔

آیت کے اختتام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وإن الله لمع المحسنين"، یعنی اللہ تعالیٰ مؤمنین کے ساتھ ہے، انہیں دنیا میں نصرت و مدد اور آخرت میں مغفرت و ثواب عطا کرتا ہے۔ مفسرین نے اس آیت کی فضیلت میں روایت بھی نقل کی ہے کہ جو شخص سورۃ العنکبوت پڑھے، اسے ہر مومن اور منافق کے برابر دس نیکیاں ملتی ہیں، اگرچہ بعض روایتیں ضعیف یا موضوع بھی ہیں[47]۔

علامہ ابو سعودؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ ابو سعودؒ کے مطابق مجاہدہ میں مال اور جان دونوں شامل ہیں۔ مال کے ذریعے جدوجہد میں اسے ضروری سامان، ہتھیار اور ضروریات کے لیے خرچ کرنا شامل ہے، اور نفس کے ذریعے اس کا مطلب براہِ راست میدان جنگ میں حصہ لینا، خطرات برداشت کرنا اور لڑائی میں داخل ہونا ہے۔ مالی مجاہدہ پہلے ذکر کیا گیا کیونکہ یہ زیادہ وقوع پذیر اور ضروریات کی فوری تکمیل کرتا ہے، اور نفس کی مجاہدہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی[48]۔

ابو سعودؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیت "والذين جاهدوا فينا" میں مجاہدہ کو خالص اور مطلق قرار دیا گیا ہے تاکہ یہ ظاہری و باطنی دشمنوں دونوں پر محیط ہو، اور اس کے ذریعے انسان کو اللہ کے قریب پہنچنے کے راستے اور ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کی مدد و نصرت فرماتا ہے، اور جو شخص علم کے مطابق عمل کرے، اسے وہ علم عطا فرماتا ہے جو پہلے نہیں جانتا تھا[49]۔

علامہ اسماعیل حقیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

اسلامی تفسیری ادب میں علامہ اسماعیل حقیؒ کے مطابق مجاہدہ لغوی طور پر "استفراغ ما في الوسع" یعنی اپنی تمام استطاعت سے کوشش کرنا ہے اور اس کا تعلق صرف ظاہری جہاد تک محدود نہیں بلکہ نفس کی تربیت اور روحانی تقویٰ کے لیے کی جانے والی ہر کوشش شامل ہے[50]۔ حقیؒ کے نزدیک یہ جدوجہد نفس کے کمزور حصوں کو مضبوط کرتی ہے اور انسان کو شیطانی وسوسوں اور نفسانی خواہشات کے تسلط سے آزاد کرتی ہے۔

علامہ اسماعیل حقیؒ باطنی مجاہدہ یعنی نفس اور شیطان کے خلاف جدوجہد، ظاہری مجاہدہ یعنی دشمنانِ دین کے خلاف جدوجہد، اور روحانی و معنوی مجاہدہ یعنی قلب و روح کی تزکیہ شامل کرتے ہیں[51]۔ علامہ حقیؒ کے مطابق مجاہدہ میں اعتدال ضروری ہے؛ نہ افراط نہ تفریط، بلکہ نفس کی کمزوری اور شہوات کے خلاف مناسب توازن کے ساتھ عمل کرنا چاہیے[52]۔

مجاہدے کے فوائد میں روحانی تقویٰ، نفس کی مضبوطی، اور الہامی مکاشفات شامل ہیں[53]۔ علامہ حقیؒ کے مطابق مجاہدہ کا اجر کبھی ضائع نہیں ہوتا اور بعض اوقات انسان کو شہداء اور صدیقین کی مرتبہ تک پہنچا سکتا ہے[54]۔

علامہ حقیؒ مجاہدے میں زبان، مال اور جسم کے استعمال کو بھی شامل کرتے ہیں اور وضاحت کرتے ہیں کہ عظیم مجاہدہ وہ ہے جو حق گوئی اور ظلم کے خلاف ثابت قدمی کے ساتھ کیا جائے، حتیٰ کہ دنیاوی خطرات کے باوجود بھی[55]۔ عبادات جیسے نماز، روزہ اور فقری ریاضت بھی مجاہدے کی شکل ہیں کیونکہ یہ نفس کے خلاف جدوجہد اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں[56]۔

علامہ ابن عجیبہؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ ابن عجیبہؒ کے مطابق مجاہدہ کا حقیقی صدق یہ ہے کہ انسان اپنی توجہ صرف اللہ کی طرف مرکوز کرے اور ہر چیز سے اس کی طرف انقطاع اختیار کرے[57]۔ مجاہدے کی مقدار کے مطابق ہی انسان کو معرفت اور مشاہدہ نصیب ہوتا ہے اور جو شخص مجاہدہ میں کوتاہی کرتا ہے، وہ حقیقت کے مشاہدے سے محروم رہتا ہے[58]۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا"، یعنی مجاہدہ کو کسی خاص عمل یا دشمن تک محدود نہیں کیا گیا، بلکہ ہر شخص جو اپنی نفس، شیطان اور دین کے دشمنوں کے خلاف، یا اللہ کی رضا کے لیے خالص جدوجہد کرتا ہے، اس کے لیے ہدایت کے راستے کھول دیے جاتے ہیں[59]۔

علامہ ابن عجیبہؒ کے مطابق مجاہدہ نفس اور دنیاوی خواہشات کے خلاف مسلسل جدوجہد ہے۔ انسان کو ابتدا میں دنیا ترک کرنی چاہیے اور فقر و تنگ دستی سہنا چاہیے تاکہ مقام توکل حاصل ہو، پھر جاہ و رتبہ چھوڑ کر خضوع اور اخلاص پیدا کرے، اور بعد میں نفس کے خلاف ہر مشکل اور ثقل برداشت کرے تاکہ روحانی حیات حاصل ہو اور معرفت کے دروازے کھلیں[60]۔ یہ مسافت بغیر ایک کامل استاد کی رہنمائی کے مشکل ہے، کیونکہ خود سے کی جانے والی کوشش اکثر رکاوٹ اور نقصان کا سبب بنتی ہے۔

علامہ ابن عجیبہؒ نے مجاہدہ کے روحانی فوائد بھی بیان کیے ہیں۔ جو شخص صادق مجاہدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے، اس کے ہر مشکل کام کو آسان کر دیتا ہے اور قربت و عنایت عطا فرماتا ہے، اور وہ جنت معرفت تک پہنچتا ہے، جو دنیا کی زینتوں سے بالاتر اور حقیقی فانی فی اللہ زندگی کا مقام ہے[61]۔ اس طرح، مجاہدہ جسم، زبان اور قلب کے ساتھ ساتھ نفس اور روح کی مکمل تزکیہ اور اللہ کی طرف مطلق رجوع کا ذریعہ بنتا ہے، اور یہ انسان کو حقیقی معرفت و قربت کی منزل تک پہنچاتا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مطابق جہاد اکبر یعنی نفس کے ساتھ مجاہدہ حاصل کرنا صرف اس صورت میں ممکن ہے جب مرید کامل شیخ کی صحبت میں ہو۔ صحابہ نے جب کافروں کے خلاف جہاد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی، تو ان کے دلوں میں صفاء اور نفس میں فنا پیدا ہوا، اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور علوم ظاہری و باطنی سے فیض حاصل کرنے لگے[62]۔

انہوں نے واضح کیا کہ اللہ اور رسول کی رضا کے لیے نفس اور شیطان کے خلاف جدوجہد کو ترک کرنا جائز نہیں، حتیٰ کہ والدین کی خوشنودی کے لیے بھی اس سے غفلت برتنا درست نہیں[63]۔

مزید برآں، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے قرآن کی اس آیت کی تشریح کی کہ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ"[64] ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی رہنمائی کروں جو تمہیں نجات دے؟، کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ اللہ کے راستے میں مال و جان کی مجاہدہ کرنے کو تجارت کہا گیا ہے، کیونکہ اس میں دنیاوی لذات اور خواہشات کو چھوڑ کر آخرت کے نفع اور رضائے الٰہی کے لیے مبادلہ کیا جاتا ہے۔ یہ عمل انسان کی عقائد باطل سے پاکی اور علم حق کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے اور ایمان کے ساتھ مجاہدہ سب سے افضل ہے[65]۔

علامہ شوکانیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ شوکانیؒ کے مطابق حق کے لیے شعر اور کلام کے ذریعہ جدوجہد بھی عظیم مجاہدہ شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایمان والے اور صالح شعراء، جو حق اور صدق کی تلاش میں رہتے ہیں، ظلم کے بعد اپنے کلام سے دفاع کرتے ہیں، جیسے کسی کو ہجو یہ کلام کا جواب دینا، عالم یا فاضل کے حق میں آواز بلند کرنا، مشرک شعراء سے مقابلہ کرنا اور ان کے باطل کلام کو رد کرنا[66]۔ اس طرح حق کے لیے شعر اور ادب کا استعمال نفس و شیطان کے خلاف جدوجہد اور دین کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے، اور اسے مجاہدین کے راستے میں شمار کیا جاتا ہے جو دین کے دفاع اور اللہ کی رضا کے لیے قائم رہتے ہیں۔

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک مجاہدہ اور قرضِ حسن دونوں ایک دوسرے کے مترادف ہیں، یعنی اللہ کے راستے میں جدوجہد اور انفاق کو شامل کیا جاتا ہے[67]۔ حقیقی مجاہدہ صبر اور استقامت کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے اور اس سے نہ صرف نفع عام اور عزت حاصل ہوتی ہے بلکہ مؤمنین کو دین میں مضبوطی اور اللہ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر لوگ جہاد ترک کریں تو ذلت ان پر مسلط ہو جائے گی، اور حقیقی مجاہدہ میں بلند ترین درجہ المرابطۃ ہے، یعنی کسی ثغر یا مقام پر قیام کر کے دشمن کے نقصان سے بچاؤ کرنا، جس کے بعد عمومی تقویٰ ضروری ہے تاکہ عمل میں ریاء یا خود نمائی شامل نہ ہو[68]۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ آیت: "وَجاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهادِه" [69]تمام اقسام مجاہدہ کو شامل کرتی ہے، جس میں جہاد النفس، یعنی تزکیہ نفس اور ترک خواہشات، جہاد القلب یعنی قلب کی صفائی اور تعلقات سے آزاد کرنا، اور جہاد الروح یعنی افناء الوجود شامل ہیں[70]۔ آیت "وَالَّذِينَ جاهَدُوا فِينا" میں مجاہدہ کو خدا کی رضا اور نفع عام کے لیے خالص قرار دیا گیا ہے، اور یہ مجاہدہ ظاہری و باطنی دشمنوں دونوں پر محیط ہے تاکہ انسان کو ہدایت اور توفیق نصیب ہو[71]۔

علامہ آلوسیؒ مزید وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت مجاہدین کے لیے ایک مضبوط پشت پناہی ہے، اور جو شخص خالص مجاہدہ کرتا ہے وہ ہر مشکل سے آسانی کے ساتھ گزرتا ہے اور اللہ کی عنایت و رحمت اسے نصیب ہوتی ہے۔ یہ مجاہدہ ایمان، عمل صالح، اور اللہ کی رضا کے لیے جان و مال کے اخراج کے ساتھ مکمل ہوتا ہے، اور مؤمن کے لیے حقیقی کامیابی اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے[72]۔

علامہ قاسمیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ قاسمیؒ کے مطابق مجاہدہ دراصل اللہ کے راستے کی راہ ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی عبادت ظاہر کرتا، دین کی دعوت نشر کرتا، اہلِ حق کی حمایت کرتا اور حق کے دشمنوں کے خلاف دفاع کرتا ہے۔ یہ جدوجہد کسی نفسانی خواہش یا دنیاوی طمع کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور دین کے تحفظ کے لیے ہوتی ہے[73]۔

انہوں نے واضح کیا کہ مجاہدہ نہ صرف نفس اور شیطان کے خلاف ہے بلکہ مال و جان کی قربانی بھی شامل ہے، اور قرآن کی متعدد آیات اس

بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اللہ کے راستے میں جائداد اور جان کی قربانی ایک اہم ذریعہ ہے[74]۔
مزید برآں، علامہ قاسمیؒ فرماتے ہیں کہ مجاہدہ میں صبر اور استقامت ضروری ہے، اور اللہ تعالیٰ دلوں کو مضبوط کرتا ہے تاکہ انسان مجاہدہ کے بوجھ اور مشکلات کو سہولائی سے برداشت کر سکے[75]۔

علامہ رشید رضاؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ رشید رضاؒ کے مطابق مجاہدہ جُہد اور مشقت کا نام ہے اور یہ مخصوص طور پر لڑائی تک محدود نہیں ہے۔ مؤمن وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال اور قوت صرف کرتا ہے، خواہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کرے یا دشمن کا مقابلہ کرے، کیونکہ یہی لوگ حقیقی طور پر اللہ کی رحمت اور احسان کی امید رکھتے ہیں اور ان کے لیے زیادہ موزوں ہیں کہ انہیں وہ عطا کیا جائے جو وہ چاہتے ہیں[76]۔
علامہ رشید رضاؒ فرماتے ہیں کہ جو لوگ دنیاوی فوائد کے بغیر، اللہ کی رضا کے لیے محنت اور جدوجہد کرتے ہیں، ان کا اجر یقینی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کے ہر ممکن قصور کو معاف فرماتا اور اپنی رحمت و رضوان سے انہیں نوازتا ہے، بالخصوص مہاجرین اور مجاہدین کے لیے یہ نعمت اور کامیابی کاملہ ہے[77]۔

علامہ مراغیؒ کے نزدیک مجاہدے کے مصداقات:

علامہ مراغیؒ کے مطابق جہاد کا مفہوم مشقت برداشت کرنا اور مشکلات کا مقابلہ کرنا ہے، اور یہ صرف لڑائی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے کئی اقسام ہیں۔ اس میں شامل ہیں: دین اور اس کے اہل کی حفاظت اور اللہ کے کلمے کی بلندی کے لیے جنگ، نفس کے خلاف جدوجہد جسے سلف نے جہاد الأکبر کہا اور اس میں خاص طور پر جوانی میں شہوات کا مقابلہ شامل ہے، مال کے ذریعے خیرات و مفید کاموں میں حصہ ڈالنا، اور باطل کے مقابلے میں حق کی حمایت اور نصرت کرنا۔[78]

اسلام میں مجاہدے کا جامع تصور

اسلام میں مجاہدہ ایک جامع روحانی اور عملی تصور ہے جو انسان کو اللہ کی راہ میں خود، مال اور نفس کی مکمل کوشش کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اس کی بنیاد مشقّت اور جُہد ہے، چاہے وہ دشمن کے ساتھ ظاہری جنگ میں ہو، یا نفس، شیطان اور باطنی خواہشات کے خلاف ہو۔ مفسرینؒ کے مطابق حقیقی مجاہدہ صرف قتال تک محدود نہیں بلکہ دل، نفس اور روح کی تزکیہ، حقوق کی ادائیگی، دنیاوی تعلقات سے انقطاع اور طاعت و صبر کے ذریعے انجام پاتا ہے[79]۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: «وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا»[80] ترجمہ: اور جو لوگ ہمارے لیے جدوجہد کریں گے، ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجاہدہ کی فضیلت اللہ کی رہنمائی اور ہدایت میں اضافہ کا سبب ہے، اور یہ عمل مخلصانہ ہونا چاہیے تاکہ انسان ہر سطح پر، خواہ علم میں، طاعت میں یا حق و سنت کے نفاذ میں، جُہد کرے[81]۔ اس طرح، مجاہدہ اسلامی زندگی میں روحانی، اخلاقی اور عملی ارتقاء کا ذریعہ ہے، جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی اور اللہ کی معیت کے ساتھ عزت و ثواب عطا کرتا ہے۔

نتائج:

1. مجاہدہ کا مطلب ہے کسی مقصد کے حصول کے لئے یا دشمن کے خلاف پوری کوشش اور طاقت کے ساتھ جدوجہد کرنا۔

2. قلبی مجاہدہ، یعنی دل کو اللہ کی رضا کے لیے مشغول رکھنا، سب سے اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے۔

3. مجاہدہ مال اور جان کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے، جیسے فقراء کی مالی مدد اور جنگ میں جان کی قربانی۔

4. مجاہدہ زبان، شعر و ادب کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے تاکہ حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کی جا سکے۔

5. ہر قسم کا مجاہدہ اللہ کی رضا اور نفع عام کے لیے خالص ہونا چاہیے تاکہ انسان کی ہدایت اور توفیق میں اضافہ ہو۔

6. مجاہدہ کا ثمر دنیا میں نصرت و مدد اور آخرت میں درجات و مغفرت کے حصول میں ظاہر ہوتا ہے۔

7. حقیقی مجاہدہ نفس کی تربیت اور شہوات سے انقطاع پر مرکوز ہوتا ہے۔

8. مجاہدہ ہر لمحہ جاری رہنے والی مسلسل کوشش ہے، نہ کہ وقتی یا محدود عمل۔

9. مجاہدہ کے درجات اور اجر انسان کے اخلاص اور قربانی کی شدت پر منحصر ہیں۔

10. جهاد اکبر یعنی نفس کے ساتھ مجاہدہ کے لیے کامل استاد کی رہنمائی اہم ہے۔

11. مجاہدہ دین کی نصرت اور معاشرتی اصلاح میں بھی مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

12. مجاہدہ ہر شکل میں اللہ کی قربت اور معرفت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

مصادر و مراجع: (Biblography)

---

[1] ۔علامہ کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات۔لاہور، ۲۰۰۱ء۔ج ۱، ص ۲۹۰۔

[2] ۔امام طبري، أبو جعفر، محمد بن جرير، تفسير الطبري، دار هجر، القاهرة، مصر، ١٤٢٢ھ۔(667/3)

[3] ۔امام طبري، تفسير الطبرى(667/3)؛امام قشیری، لطائف الاشارات(101/2)

[4] ۔[البقرة:218]

[5] ۔أبو منصور، الماتريدي، تفسير تأويلات أهل السنة، دار الكتب العلمية۔بيروت، لبنان، ١٤٢٦ھ،(116/2)

[6] ۔(تفسير الماتريدي، تأويلات أهل السنة،429/5)

[7] ۔[العنكبوت:69]

[8] ۔(تفسير الماتريدي، تأويلات أهل السنة،209/8)

[9] ۔[العنكبوت:69]

[10] ۔امام بغوی، حسين بن محمود، تفسير بغوی، دار طيبة للنشر والتوزيع،1417ھ۔(256/6)

[11] ۔[العنكبوت:69]

12 ۔(امام بغوی، تفسیر البغوی،256/6)
13 ۔امام قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الإشارات، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب – مصر، س۔ن،(101/2)
14 ۔[الحج:78]
15 ۔(امام قشیری، لطائف الإشارات،564/2)
16 ۔(امام قشیري، لطائف الإشارات،607/2)
17 ۔(امام قشیري، لطائف الإشارات،161/3)
18 ۔امام زمخشری، محمود بن عمر، تفسیر کشاف، دار الکتاب العربي، بیروت، ١٤٠٧ھ،(290/1)
19 ۔[العنکبوت:69]
20 ۔[محمد:17]
21 ۔(امام زمخشری، تفسیر الکشاف،465/3)
22 ۔امام رازی، أبو عبداللہ محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربي – بیروت، ١٤٢٠ھ،(394/6)
23 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،394/6)
24 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،194/11)
25 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،515/15)۔
26 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،515/15)
27 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،194/11)
28 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،103/16)
29 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،194/11)
30 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،194/11)
31 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،37/22)
32 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی، مفاتیح الغیب،37/22)
33 ۔[العنکبوت:69]
34 ۔امام بیضاوی، عبداللہ بن عمر، تفسیر البیضاوي، دار احیاء التراث العربي – بیروت،1418ھ۔(200/4)
35 ۔[العنکبوت:69]
36 ۔أبو البرکات۔عبداللہ بن أحمد، مدارک التنزیل، دار الکلم الطیب، بیروت،1419ھ۔(687/2)
37 ۔[العنکبوت:69]
38 ۔امام خازن، علاء الدین علي بن محمد، تفسیر خازن، دار الکتب العلمیۃ – بیروت،1415ھ،(385/3)
39 ۔[العنکبوت:69]

40 ۔[محمد:17]

41 ۔ابوحیان اندلسی، محمد بن یوسف، تفسیر بحر محیط،دار الفکر- بیروت،1420ھ،(367/8)

42 ۔(ابوحیان اندلسی، تفسیر بحر محیط،367/8)

43 ۔علامہ نیشاپوری، نظام الدین الحسن بن محمد تفسیر نیشاپوری،دار الکتب العلمیہ– بیروت،1416ھ،(421/3)

44 ۔(علامہ نیشاپوریؒ، تفسیر النیشاپوري،422/3)

45 ۔[العنکبوت:69]

46 ۔خطیب شربینی، محمد بن احمد، تفسیر سراج منیر،مطبعۃ بولاق(الأمیریۃ)–القاھرۃ،1285ھ،(155/3)

47 ۔(خطیب شربینی، محمد بن احمد، تفسیر سراج منیر،155/3)

48 ۔أبوالسعود،العمادي محمد بن محمد، تفسیر ابی السعود،دار احیاء التراث العربي- بیروت،(37/4)

49 ۔(علامہ ابو سعودؒ، تفسیر أبي السعود،48/7)

50 ۔علامہ حقی،اسماعیل،روح البیان،دار الفکر- بیروت، س۔ن،(365/3;337/1)

51 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،495/9;497/6)

52 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،39/6)

53 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،56/3;365/3)

54 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،285/4;86/5;240/2)

55 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،227/6;497/6)

56 ۔(علامہ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،495/9;504/8)

57 ۔ابن عجیبہ، أبوالعباس، أحمد بن محمد،البحر المدید،د۔ حسن عباس زکي–القاھرۃ،1419ھ،(357/1)

58 ۔(ابن عجیبہ،البحر المدید،566/1)

59 ۔(ابن عجیبہ،البحر المدید،454/5;321/4)

60 ۔(ابن عجیبہ،البحر المدید،321/4)

61 ۔(ابن عجیبہ،البحر المدید،454/5;321/4)

62 ۔ قاضی محمد ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر مظہری،مکتبۃ الرشدیۃ–الباکستان،1412ھ،(354/6)

63 ۔(قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ، تفسیر مظھري،257/7)

64 ۔[الصف:13]

65 ۔(قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ، تفسیر مظھري،272/9)

66 ۔امام شوکانی، محمد بن علي، فتح القدیر،دار ابن کثیر،دار الکلم الطیب-دمشق،بیروت،1414ھ(140/4)

67 ۔علامہ آلوسی، محمود بن عبداللہ،روح المعاني،دار الکتب العلمیۃ–بیروت،1415ھ،(554/1)

68 ۔(علامہ آلوسی، روح المعاني،385/2)
69 ۔[الحج:78]
70 ۔(علامہ آلوسی، روح المعاني،202/9)
71 ۔(علامہ آلوسی، روح المعاني،15/11)
72 ۔(علامہ آلوسی، روح المعاني،،331/3;15/11)
73 ۔ قاسمی، محمد جمال الدین، تفسیر قاسمی، دار الکتب العلمیۃ–بیروت،1418ھ۔(175/2)
74 ۔(علامہ قاسمیؒ، تفسیر القاسمی،125/4)
75 ۔(علامہ قاسمیؒ، تفسیر القاسمی،9/7)
76 ۔ محمد رشید رضا، تفسیر المنار، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990م،(255/2)
77 ۔(علامہ رشید رضاؒ، تفسیر المنار،255/2)
78 ۔ أحمد بن مصطفى المراغي، تفسير المراغي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، 1365ھ–1946ء،(83/4)
79 ۔(تفسير الطبري667/3؛ تفسير الماتريدي8/2،209/116؛ تفسير القشيري564/2؛ تفسير الرازي194/11؛ تفسير البيضاوي200/4).
80 ۔(سورت العنکبوت:69)
81 ۔(تفسير البغوي256/6؛ تفسير النسفي687/2؛ روح البيان64/6).

References

1. Allama Kirani, Wahid al-Zaman Qasimi, Al-Qamus al-Wahid, Idarah Islamiyat, Lahore, 2001, Vol. 1, p. 290.
2. Imam Tabari, Abu Ja'far, Muhammad ibn Jarir, Tafsir al-Tabari, Dar Hajar, Cairo, Egypt, 1422 AH (3/667)
3. Imam Tabari, Tafsir al-Tabari (3/667); Imam Qushayri, Lata'if al-Isharat (2/101)
4. [Al-Baqarah: 218]
5. Abu Mansur, al-Maturidi, Tafsir Ta'wilat Ahl al-Sunnah, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1426 AH, (2/116)
6. (Tafsir al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, 5/429)
7. [Al-Ankabut: 69]
8. (Tafsir al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, 8/209)
9. [Al-Ankabut: 69]
10. Imam al-Baghawi, Husayn ibn Mahmud, Tafsir al-Baghawi, Dar Tayyiba for Publishing and Distribution, 1417 AH - (6/256)
11. [Al-Ankabut: 69]
12. (Imam al-Baghawi, Tafsir al-Baghawi, 6/256)
13. Imam al-Qushayri, Abd al-Karim ibn Hawazin, Lata'if al-Isharat, Egyptian General Book Organization - Egypt, n.d., (2/101)
14. [Al-Hajj: 78]
15. (Imam al-Qushayri, Lata'if al-Isharat, 2/564)
16. (Imam al-Qushayri, Lata'if al-Isharat, 2/607)
17. (Imam Qushayri, Lataif Al-Isharat, 3/161)

18. Imam Zamakhshari, Mahmoud bin Omar, Tafsir Kashaf, Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut, 1407 AH, (1/290)
19. [Al-Ankabut: 69]
20. [Muhammad: 17]
21. (Imam Zamakhshari, Tafsir Al-Kashshaf, 3/465)
22. Imam Razi, Abu Abdullah Muhammad bin Omar, Great Interpretation, Arab Heritage Revival House - Beirut, 1420 AH, (6/394)
23. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 6/394)
24. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 11/194)
25. (Imam Razi, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 15/515)
26. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 15/515)
27. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 11/194)
28. (Imam Raziev, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 16/103)
29. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 11/194)
30. (Imam Razif, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 11/194)
31. (Imam Raziev, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 22/37)
32. (Imam Raziev, Tafsir Razi, Mafatih al-Ghayb, 22/37)
33. [Al-Ankabut: 69]
34. Imam Al-Baydawi, Abdullah bin Omar, Tafsir Al-Baydawi, Dar Revival of Arab Heritage - Beirut, 1418 AH (4/200)
35. [Al-Ankabut: 69]
36. Abu Al-Barakat Abdullah bin Ahmed, Madarik al-Tanzeel, Dar al-Kalam al-Tayyib, Beirut, 1419 AH - (2/687)
37. [Al-Ankabut: 69]
38. Imam Khazin, Alaa al-Din Ali bin Muhammad, Tafsir Khazin, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, 1415 AH,, (3/385)
39. [Al-Ankabut: 69]
40. [Muhammad: 17]
41. Abu Hayyan al-Andalusi, Muhammad ibn Yusuf, Tafsir al-Bahri al-Muhit, Dar al-Fikr - Beirut, 1420 AH, (8/367)
42. (Abu Hayyan al-Andalusi, Tafsir al-Bahri al-Muhit, 8/367)
43. Allamah Nishapuri, Nizam al-Din al-Hasan ibn Muhammad, Tafsir Nishapuri, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, 1416 AH, (3/421)
44. (Allamah Nishapuri, Tafsir al-Nishapuri, 3/422)
45. [Al-Ankabut: 69]
46. Khatib Sharbiny, Muhammad ibn Ahmad, Tafsir Siraj Munir, Bulaq Press (Al-Amiriyah) - Cairo, 1285 AH, (3/155)
47. (Khatib Sharbiny, Muhammad ibn Ahmad, Tafsir Siraj Munir, 3/155)
48. Abu al-Saud, al-Imadi Muhammad ibn Muhammad, Tafsir Abi al-Saud, Dar Ihya al-Turath al-Arabi - Beirut, (4/37)
49. (Allamah Abu Saud, Tafsir Abi al-Saud, 7/48)
50. Allamah Haqqi, Ismail, Ruh al-Bayan, Dar al-Fikr - Beirut, n.d., (1/337; 3/365)
51. (Allamah Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 6/497; 9/495)
52. (Allama Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 6/39)
53. (Allama Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 3/365; 3/56)
54. (Allama Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 2/240; 5/86; 4/285)
55. (Allama Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 6/497; 6/227)
56. (Allama Ismail Haqqi, Tafsir Ruh al-Bayan, 8/504; 9/495)

57. Ibn Ajiba, Abu Abbas, Ahmed bin Muhammad, Al-Bahr Al-Madid, by Hassan Abbas Zaki - Cairo, 1419 AH, (1/357)
58. (Ibn Ajiba, Al-Bahr Al-Madid, 1/566)
59. (Ibn Ajiba, Al-Bahr Al-Madid, 4/321; 5/454)
60. (Ibn Ajiba, Al-Bahr Al-Madid, 4/321)
61. (Ibn Ajiba, Al-Bahr Al-Madid, 4/321; 5/454)
62. Qazi Muhammad Thanaullah Bani Petti, Tafsir Azhari, Al-Rashidiyah Library - Pakistan, 1412 AH, (6/354)
63. (Qadi Thanallah Pani Patif, Tafsir Mazhari, 7/257)
64. [Al-Saaf: 13]
65. (Qadi Thana'ullah Pani Pati, Tafsir Mazhari, 9/272)
66. Imam Shawkani, Muhammad ibn Ali, Fath al-Qadir, Dar Ibn Kathir, Dar al-Kalim al-Tayyib - Damascus, Beirut, 1414 AH (4/140)
67. Allamah Alusi, Mahmud ibn Abdullah, Ruh al-Ma'ani, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah - Beirut, 1415 AH, (1/554)
68. (Allamah Alusi, Ruh al-Ma'ani, 2/385)
69. [Al-Hajj: 78]
70. (Allamah Alusi, Ruh al-Ma'ani, 9/202)
71. (Allamah Alusi, Ruh al-Ma'ani, 11/15)
72. (Allamah Alusi, Ruh al-Ma'ani, 3/331; 11/15)
73. Qasimi, Muhammad Jamal al-Din, Tafsir al-Qasimi, Dar al-Kutub al-Ilmiyya – Beirut, 1418 AH, (2/175)
74. Allamah Qasimi, Tafsir al-Qasimi, 4/125
75. Allamah Qasimi, Tafsir al-Qasimi, 7/9
76. Muhammad Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Egyptian General Book Authority, 1990 CE, (2/255)
77. Allamah Rashid Rida, Tafsir al-Manar, 2/255
78. Ahmad ibn Mustafa al-Maraghi, Tafsir al-Maraghi, Mustafa al-Babi al-Halabi & Sons Library and Printing Company, Egypt, 1365 AH - 1946 CE, (4/83)
79. (Tafsir al-Tabari 3/667; Tafsir al-Maturidi 2/116, 8/209; Tafsir al-Qushayri 2/564; Tafsir al-Razi 11/194; Tafsir al-Baydawi 4/200).
80. (Surat al-'Ankabut: 69)
81. (Tafsir al-Baghawi 6/256; Tafsir al-Nasafi 2/687; Ruh al-Bayan 6/64).